دل کی بات

ایٹمی دھماکے مبارک، مگر......................

۲۸مئی کو پاکستان کے عظیم سائنس دانوں نے بھارت کے تازہ دھماکوں کے جواب میں پانچ ایٹمی دھماکے کر کے پاکستان کو ایٹمی ممالک کی صف میں شامل کر دیا اب پاکستان دنیا کا ساتواں ایٹمی ملک ہے ہمارے عظیم سائنس دانوں نے نیوکلئیر پروگرام کے جس سفر کا آغاز آج سے بیس پچیس برس قبل کیا تھا وہ مکمل ہو گیا اور ملک کی تعمیر و ترقی کیلئے انہوں نے جو خواب دیکھا تھا وہ شرمندۂ تعبیر ہو گیا۔ پاکستان کے محب وطن سائنس دان بلاشبہ مبارک باد اور خراج تحسین کے مستحق ہیں جنہوں نے ملکی دفاع کو ناقابل تسخیر بنا کر ملک و قوم کی عظیم خدمت انجام دی ہے۔

جنوبی ایشیاء میں بھارت جس تیزی سے طاقتور ملک بن کر ابھر رہا تھا اس سے ہمسایہ ممالک کی سلامتی کو بے شمار خطرات لاحق تھے خصوصاً پاکستان اور چین اس کی براہ راست زد میں تھے بھارت نے ۱۹۷۴ء میں ایٹمی دھماکہ کیا اور ۱۹۹۸ء تک چوبیس برس کے عرصہ میں مسلسل کامیاب ایٹمی تجربات کیے۔ پرتھوی، اگنی اور اب ایک دم پانچ ایٹمی دھماکے بھارتی جارحیت اور توسیع پسندانہ عزائم کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ امریکہ اور یورپ کی طرف سے بھارت کے ان جارحانہ اقدامات پر واجبی مذمتی بیانات اور ظاہری اقتصادی پابندیاں واضح طور پر جانبدارانہ پالیسی کی عکاس ہیں جبکہ پاکستان پر ناروا پابندیاں، قرضوں کی جکڑ بندیاں، آئی ایم ایف اور ورلڈ بنک کی ظالمانہ پالیسیاں اس پر مستزاد ہیں۔ امریکہ جنوبی ایشیا میں بھارت کو چودھری بنا کر دیگر ممالک کو اپنا غلام بنانا چاہتا ہے۔ ان حالات میں پاکستان کے پاس اپنی سلامتی کے تحفظ کیلئے اور کوئی راستہ نہیں تھا کہ وہ اپنے نیوکلیئر پروگرام کی تکمیل کا اعلان کر دے۔ چنانچہ گزشتہ دو ماہ میں پاکستان نے جو کامیاب تجربات کیے ہیں اس سے جنوبی ایشیا میں طاقت کا توازن قائم ہو گیا ہے ۶/اپریل کو غوری میزائل کا تجربہ ۲۸مئی کو پانچ کامیاب ایٹمی دھماکے اور اگلے ہی روز ۲۹مئی کو غزنوی اور شاہین میزائلوں اور ۳۰مئی کو ایک مزید ایٹمی دھماکہ ________ کے کامیاب تجربات کے بعد اب کشمیر کو ہڑپ کرنے کا بھارتی خواب شرمندہ تعبیر نہ ہو سکے گا۔ جس کا زندہ ثبوت بھارتی وزیر اعظم کا شرمساری والا لب و لہجہ ہے۔ اب واجپائی پاکستان سے مذاکرات اور اچھے تعلقات کے قیام کی باتیں کر رہے ہیں۔

لیکن یہ سوال اپنی جگہ اہم ہے کہ ملکی سلامتی کے تحفظ کیلئے حکومت نے جو وسائل اور اسباب جمع کیے ہیں وہ کافی ہیں؟ اصل معاملہ تو ملک کی نظریاتی اساس کے تحفظ کا ہے۔ اگر ہمارا دینی تشخص محفوظ اور باقی ہے تو یقیناً یہ اسباب بھی سودمند ثابت ہوں گے ورنہ..........

سب ٹھاٹھ پڑا رہ جائے گا جب لاد چلے گا بنجارہ

ماضی قریب میں سوویت یونین کے زوال سے بڑی مثال اور کیا ہو سکتی ہے۔ روس ایک بڑی ایٹمی طاقت ہونے کے باوجود افغانستان جیسے نہایت غریب، پسماندہ اور ترقی پذیر ملک کے مقابلے میں شکست و ذلت سے دوچار ہوا اور کمیونزم ستر برس کی عمر پا کر ناکامیوں اور نامرادیوں کے عمیق غاروں میں دھکیل دیا گیا۔ اب کمیونزم ایک فرسودہ نظریۂ حیات کے طور پر یاد کیا جائے گا۔ سوویت یونین کے ٹکڑے ٹکڑے ہوگئے۔ گورباچوف کے پرسٹرائیکا نے سوویت سسٹم میں ایک ہولناک شگاف ڈالا اور رہی سہی کسر جمہوری آزادیوں کی ییلم پری نے سوویت نظام کی جڑوں کو کھوکھلا کر کے پوری کر دی۔

فاعتبروا یااولی الابصار آنکھ والو، عبرت حاصل کرو

یہ افغانوں کے ایمان کامل، دینی استقامت اور پندرہ لاکھ انسانوں کی بے مثال قربانی کا نتیجہ ہے کہ آج ایک کمزور ملک دینی ریاست و حکومت کی شکل میں دنیائے کفر کی آنکھوں میں خار بن کر کھٹک رہا ہے۔ افغانستان میں موجود عظیم عرب مجاہد الشیخ اسامہ بن لادن کا تازہ انٹرویو ایسی ہی جرأت ایمانی کا غماز ہے جس میں انہوں نے فرمایا: "ساری دنیائے کفر بھی اکٹھی ہو کر انہیں ختم نہیں کر سکتی" ان حالات و واقعات اور مشاہدات کی روشنی میں ہم پاکستان کے موجودہ حکمرانوں کو متنبہ کرتے ہوئے مطالبہ کرتے ہیں کہ ایٹمی دھماکے مبارک، مگر........ وہ فوری طور پر پاکستان سے سودی نظام کا خاتمہ کریں۔ وہ اللہ سے جنگ کر کے فتح و کامرانی حاصل نہیں کر سکتے۔ نفاذ اسلام کا وعدہ پورا کر کے اپنی دنیا و آخرت بہتر بنائیں۔ یہ پوری قوم کے متفقہ مطالبات ہیں بالکل اسی طرح جیسے ایٹمی دھماکہ کرنے پر پوری قوم متفق و متحد تھی۔ اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات ان اقدامات کی تکمیل کا بہترین زینہ ہیں اگر حکومت حق و باطل میں فیصلہ کرنے کی جرأت کرے اور ایک قدم مزید آگے بڑھے تو دینی قوتیں اس کے شانہ بشانہ ہوں گی۔ جناب صدر مملکت، جناب وزیر اعظم، ہمت کیجئے، جرأت کیجئے کہ:

حق و باطل میں فیصلہ کرنا
ایک لمحے کا کھیل ہوتا ہے

قانون توہین رسالت اور عیسائی اقلیت

۲۷، اپریل ۱۹۹۸ء کو ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج ساہی وال جناب رانا عبدالغفار نے توہین رسالت کے مرتکب ایک عیسائی ملزم ایوب مسیح کو جرم ثابت ہونے پر سزائے موت سنا دی۔ مجرم ایوب مسیح نے ۱۴ اکتوبر ۱۹۹۶ء کو ایک مسلمان محمد اکرم اور دیگر افراد کی موجودگی میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی اور سنگین نوعیت کے توہین آمیز کلمات کہے تھے۔

سیشن جج کے جرأت مندانہ فیصلے کے بعد جو اہم واقعہ پیش آیا وہ فیصل آباد کے بشپ جان جوزف کی